

3 زری پالیسی اور مہنگائی

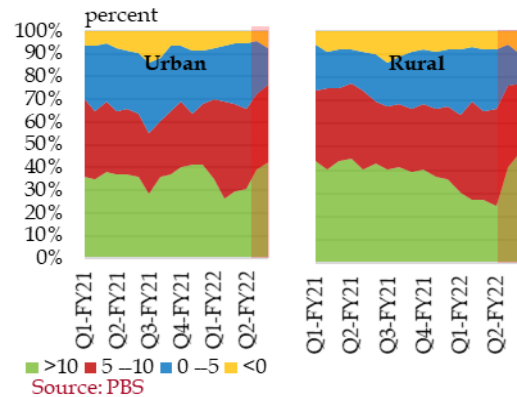
مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے بیشتر حصے کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی بنا پر بڑھتی ہوئی مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ کو مجموعی طور پر 275 بیس پوائنٹس بڑھا کر 9.75 فیصد کر دیا۔ زری توسیع پر قابو پانے کی خاطر، اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ کو 100 بی پی ایس تک بڑھا کر، صارفی مالکاری کے لیے ضوابطی نظام کو مزید سخت کر کے اور اضافی 114 اشیا کی درآمد پر کیش مارجن کے تقاضے عائد کر کے ہدفی اقدامات کیے۔ بینکاری نظام کے خالص مالی اثاثوں میں کمی کی وجہ سے زری رسد میں نمو، جو اگرچہ بلند سطح پر تھی، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران قدرے معتدل رہی۔ تاہم اس عرصے کے دوران نجی شعبے کو دیے گئے قرضے میں مضبوط اضافہ دکھائی دیا۔ اس کی بنیادی وجہ اجناس کی بلند قیمتیں تھیں جس کے باعث کچھ کاروباری شعبوں جیسے ٹیکسٹائل، لوہے اور فولاد کی قرض کی ضروریات بڑھ گئیں۔ علاوہ ازیں، پیداوار اور تجارتی سرگرمیوں میں اضافے اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالی اسکیموں (ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف) نے بھی قرض کی طلب کو بڑھاوا دیا۔ اس اثنا میں، دوسری سہ ماہی میں شہری اور دیہی دونوں باسکٹوں میں قومی صارف اشاریہ قیمت کی رفتار بڑھنے سے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ گئی۔ اگرچہ غذائی گروپ، خاص طور پر غیر تلف پذیر اشیائے خوردونوش، کا حصہ اہم رہا، تاہم مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران توانائی کی قیمتوں میں زبردست اضافے کے ساتھ ساتھ قوزی مہنگائی نے بھی مہنگائی کے دباؤ کو بڑھایا۔

3.1 پالیسی جائزہ

ادائیگیوں کے توازن کے حوالے سے، بین الاقوامی اجناس کی مسلسل بلند قیمتوں کے ساتھ ساتھ ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ جاری کھاتے کے خسارے کو بڑھاتا رہا۔ دوسری طرف، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران عمومی مہنگائی بڑھ کر 9.8 فیصد ہو گئی جو ایک سال قبل 8.6 فیصد تھی جس کا سبب زیادہ تر مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حجم اور پھیلاؤ (dispersion) دونوں اعتبار سے مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ تھا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد دوبند سی اشیا کی تعداد بڑھنے لگی (شکل 3.1)۔

وبائی مرض کے بعد طلب میں اضافے کے باعث عالمی اجناس کی قیمتوں کے بڑھنے (super-cycle)، خاص طور پر پیٹرولیم کی قیمتوں میں اضافے سے، ملکی مہنگائی کے تخمینے متاثر ہوئے اور مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ مزید بڑھ گیا۔ لہذا اس بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر محتاط پالیسی اقدامات ناگزیر ہو گئے۔

شکل 3.1: مہنگائی کی تعددی تقسیم

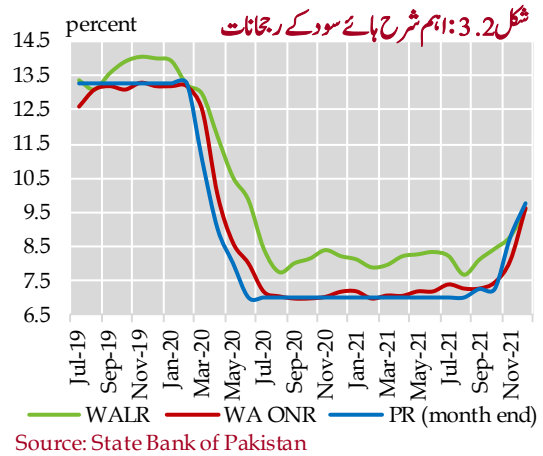


علیٰ الخصوص، جزوار تجزیہ بتاتا ہے کہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مہنگائی نہ صرف سال بسال بنیادوں پر زیادہ تھی، بلکہ ماہ بہ ماہ نتائج بھی سلسلہ وار بنیاد پر بلند رہے، جو مہنگائی کی نمایاں طور پر بڑھتی ہوئی رفتار کو ظاہر کرتا ہے۔ تین عوامل مہنگائی میں اضافے کی اہم وجہ تھے۔ اول، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رد عمل میں، سرکاری قیمتوں (پٹرول، بجلی اور ایل پی جی) میں اضافہ کیا گیا تھا؛ اس سے نہ صرف صارف اشاریہ قیمت کا توانائی کا جز بڑھ گیا بلکہ اس نے ٹرانسپورٹ خدمات کے اخراجات میں بھی اضافہ کیا۔ بجلی کے نرخوں میں اضافہ حکومت کے گردش قرضے کے انتظام کے منصوبے کے تحت ہونے والے اضافے

دریں اثنا، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی معاشی سرگرمیوں کی تیزی برقرار رہی۔ بجلی کی پیداوار، سیمنٹ کی ترسیل، ایف ایم سی چیز اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت سمیت بلند تعدد کے حامل طلب کے اظہار یوں نے مثبت نمو درج کی۔¹ اسی طرح، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مزید نمو جاری رہی، جو اقتصادی سرگرمیوں میں جاری مثبت رفتار کی عکاس تھی۔² تاہم، جاری اقتصادی سرگرمی کے ساتھ ساتھ، حقیقی زر کی رسد کی نمو بلند سطح پر رہی، اگرچہ یہ گزشتہ برس کے مقابلے میں قدرے کم اور دوسری سہ ماہی میں تیزی سے گھٹ رہی تھی۔

ان پیش رفتوں، بالخصوص مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے کے خطرات میں توقع سے زیادہ تیز تبدیلی، کو مد نظر رکھتے ہوئے زرعی پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 275 بی پی ایس اضافہ کیا۔ ستمبر 2021ء میں 25 بیس پوائنٹس اضافے کے ساتھ سختی کے دور کے آغاز کے بعد، نومبر 2021ء میں پالیسی ریٹ میں مزید 150 بی پی ایس اور دسمبر 2021ء میں 100 بی پی ایس کا اضافہ کیا گیا (شکل 3.3)۔ زرعی پالیسی کمیٹی کا خیال تھا کہ اس سے مہنگائی کے دباؤ کا مقابلہ کرتے ہوئے اور جاری کھاتے کی پائیداری کو یقینی بناتے ہوئے پائیدار اقتصادی ترقی حاصل ہوگی۔ اہم بات یہ ہے کہ پاکستان نے ہی نہیں بلکہ بڑے مرکزی بینکوں نے بھی 2021ء کی دوسری ششماہی کے دوران زرعی پالیسی کو سخت کیا تاکہ مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھا جاسکے (بکس 3.1)۔ تاہم، پاکستان ان ممالک میں شامل تھا جنہوں نے مہنگائی اور اس کی توقعات کو محدود رکھنے کے لیے فوری طور پر زرعی پالیسی کی مطابقت کا انتخاب کیا۔ مزید برآں، نومبر کے اجلاس میں، زرعی پالیسی کی تشکیل کے عمل کو بین الاقوامی بہترین طریقوں کے مطابق مزید پیش بینی اور شفاف بنانے کی کوششوں کے سلسلے میں زرعی پالیسی کے جائزوں کی تعداد کو سال میں چھ سے بڑھا کر آٹھ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، اشیا کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کی وجہ سے درآمد شدہ خوردنی اشیا (جیسے خوردنی تیل، دالیں وغیرہ) کے ساتھ ساتھ صنعتی اشیا (جیسے دھاتیں، کپاس، کاغذ وغیرہ) پر مہنگائی کا دباؤ بڑھ گیا۔ دوم، قوزی مہنگائی، جو پہلے 6 تا 7 فیصد کی حد میں تھی، بڑھنا شروع ہو گئی، جس سے ملکی طلب کے دباؤ کی عکاسی ہوئی۔ آخراً، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اساسی اثر کے باعث مکان کے کرایوں میں نمایاں اضافہ ہوا، جس سے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں مکان کے کرایے 6.3 فیصد تک بڑھ گئے۔ مہنگائی کے وسیع المبنی دباؤ کے ساتھ، مالی سال 22ء کے لیے مہنگائی کی پیش گوئی کی حد کو بھی 7 تا 9 فیصد سے بڑھا کر 9 تا 11 فیصد کر دیا گیا۔



اسی طرح، زرعی پالیسی کے تناظر میں تشویش کا ایک اور اہم پہلو مضبوط برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر کے باوجود جاری کھاتے کے خسارے میں کمی تھی۔ جاری کھاتے کے خسارے کے اعداد و شمار اکتوبر 2021ء اور نومبر 2021ء کی توقعات سے زائد تھے، جس کی بنیادی وجہ ملکی طلب میں اضافے کے ساتھ اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ تھا۔

¹ م 22ء کی پہلی ششماہی میں فہرستی ایف ایم سی چیز کمیٹیوں کی مجموعی فروخت میں 19.9 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 20.3 فیصد تھا۔ م 22ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 12.1 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ برس کی نمو سے 11.0 فیصد زائد ہے، جبکہ م 22ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی فروخت گزشتہ برس کی ملکی فروخت کی کئی سالہ بلند سطح یعنی 24.1 ملین ٹن سے زائد رہی۔

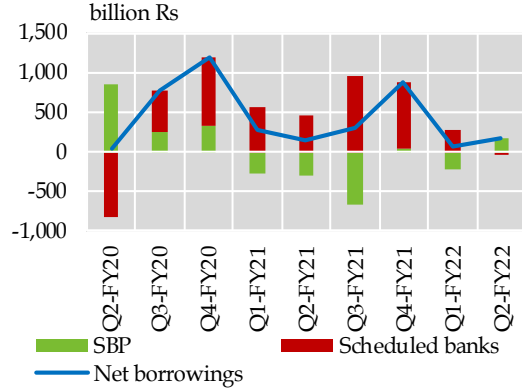
² م 22ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 7.4 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ برس ڈیڑھ فیصد تھا۔

زری پالیسی اور مہنگائی

دیا گیا۔ دوم، صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کو سخت کیا گیا۔ سوم، اضافی 114 اشیا کی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن کی شرط عائد کی گئی، جس سے درآمدی نمو سست ہوئی اور اس طرح ادائیگیوں کے توازن کو سہارا ملا۔³

لہذا، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں اضافے سے بہ وزن اوسط شبینہ شرحوں کے ساتھ ساتھ قرض گاری کی بہ وزن اوسط شرحوں میں تقریباً اسی درجے کا اضافہ ہوا تاہم، اس کا اثر مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں تھا۔ نتیجتاً، پالیسی ریٹ اور نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط دونوں کے جواب میں مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران صارفی مالکاری خاص طور پر گاڑیوں، ذاتی اور پائیدار صارفی اشیا کے گروپوں میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں 16.2 فیصد کمی آئی۔ تاہم، دوران سہ ماہی نجی شعبے کے مجموعی قرضے میں زبردست اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ اجناس کی بلند قیمتوں کی وجہ سے جاری سرمائے کی طلب بڑھنا تھی۔ لاگت کے دباؤ کے علاوہ، ٹیکسٹائل جیسے کچھ شعبوں میں سرگرمی بڑھنے سے بھی جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافہ ہوا۔

شکل 3.3: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری

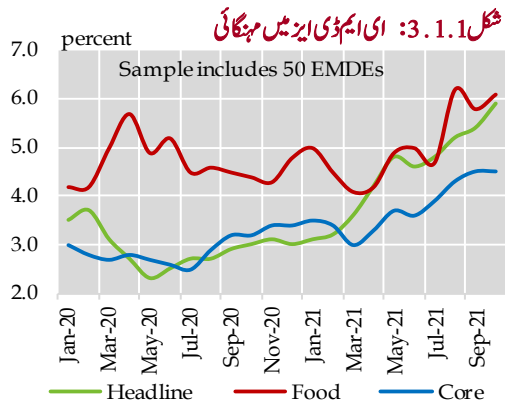


Source: State Bank of Pakistan

طلب کے ابھرتے ہوئے دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے پالیسی ریٹ میں تبدیلیوں کے علاوہ کچھ دیگر خصوصی اقدامات بھی کیے گئے۔ اول، جدولی بینکوں کی طرف سے دیونگی کی مدت کے دوران برقرار رکھا جانے والا اوسط مطلوبہ نقد محفوظ 5 فیصد سے بڑھا کر 6 فیصد کیا گیا، اور یومیہ کم از کم مطلوبہ نقد محفوظ 3 فیصد سے 4 فیصد کر

باس 3.1: ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی اور زری پالیسی رد عمل

گذشتہ چند مہینوں کے دوران پوری دنیا میں مہنگائی کا دباؤ متوقع رفتار سے زیادہ مستحکم ہوا ہے۔ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایس) میں 2020ء کے وسط سے مہنگائی میں وسیع البنیاد اضافہ دیکھا گیا ہے، تاہم، جولائی 2021ء کے بعد سے یہ اضافہ تیز ہوا ہے (شکل 3.1.1)۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کو بالعموم وبا سے متعلق طلب اور رسد کے فرق اور اجناس کی بلند قیمتوں، نیز گزشتہ برس کے مقابلے میں طلب بڑھنے سے منسوب کیا جاتا ہے۔⁴ بعض معیشتوں میں، شرح مبادلہ میں کمی بھی درآمدی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بن گئی۔

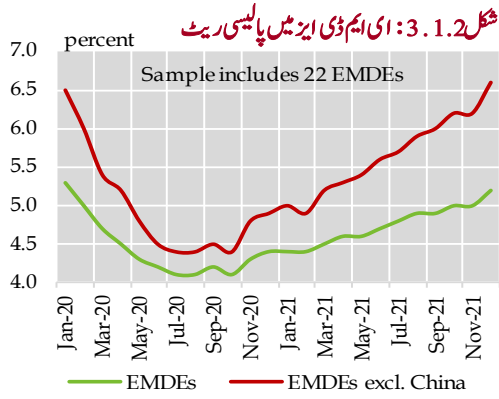


Source: World Bank

مہنگائی میں اضافہ تمام ممالک میں نیز اجزاء کے لحاظ سے بھی وسیع البنیاد رہا ہے۔ مثال کے طور پر تقریباً اسی فیصد ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں، جن میں پیشتر یورپ اور وسطی

³ محتاطیہ ضوابط میں تبدیلی سے درآمدی گاڑیوں کی مالکاری پر مؤثر قدغن لگی۔ ان کی وجہ سے ملک میں بننے والی / اسمبل ہونے والی 1000 سی سی انجن استعداد سے زائد کی گاڑیوں اور صارفی مالکاری سہولتوں جیسے ذاتی قرضے اور کریڈٹ کارڈ کے لیے بھی ضوابط ہو گئے ہیں۔

⁴ 'عالمی اقتصادی منظر نامہ'، اکتوبر 2021ء، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ



ایشیا، لاطینی امریکہ اور کیریبین جزائر، اور صحرائے اعظم کے ذیلی افریقی ممالک ہیں، میں 2021ء میں مہنگائی بلند رہی۔ اجزاء کے لحاظ سے، غذا، توانائی اور بنیادی گروپوں میں مہنگائی میں اضافہ ہوا (شکل 3.1.1)۔ زیر غور ملکوں میں خاص طور پر تقریباً ایک تہائی میں 2021ء کے دوران غذا میں دوہندسی مہنگائی دیکھی گئی۔⁵

مہنگائی کے دباؤ سے نمٹنے اور مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنے کے لیے متعدد ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں نے حالیہ مہینوں کے دوران زری پالیسیوں کو سخت کیا ہے (شکل 3.1.2)، قبل ازیں وہابی چینجنوں سے نمٹنے کے لیے معقول مالیاتی معاونت اور زری مہیا نہیں فراہم کی گئی۔

3.2 زری مجموعے

دریں اثنا، مالی سال 22ء کی دو مسلسل سہ ماہیوں کے دوران بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی واقع ہوئی۔ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی اثاثوں میں مجموعی طور پر 227.5 ارب روپے کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 578.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ حالیہ تخفیف بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کی بنا پر ہوئی جن میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 219.6 ارب روپے کمی واقع ہوئی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 345.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ یہ بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے کی بنا پر جاری کھاتے کے توازن میں ہونے والے بگاڑ کے اثرات کی عکاسی ہے۔ اسی طرح کمرشل بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں بھی 8.0 ارب روپے کی معمولی کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 233.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

جہاں تک رسد کا تعلق ہے تو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیر گردش کرنسی میں 69.7 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 64.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا، نیز رواں سال پہلی ششماہی میں کمرشل بینکوں کے ڈپازٹس میں 959.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 1081.8 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ چنانچہ کرنسی اور ڈپازٹ کا تناسب 38.2 فیصد تک کم ہو گیا جو دسمبر 2018ء کے بعد پست ترین سطح ہے۔ ڈپازٹس میں اس نمو کو پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 275 بی پی ایس

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران زری وسیع کی نموست ہو کر 4.3 فیصد رہ گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.6 فیصد تھی۔ زری رسد میں تمام تر نمونیکوں کے خالص ملکی اثاثے بڑھنے سے ہوئی، جس میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1274.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 584.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ دریں اثنا، اس اضافے کا کچھ حصہ بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں 227.5 ارب روپے کمی سے زائل ہو گیا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 578.8 ارب روپے اضافہ ہوا تھا (جدول 3.1)۔

خالص ملکی اثاثوں میں پیشتر اضافہ نجی قرضے کے استعمال سے ہوا جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1043.1 ارب روپے تک پہنچ گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 343.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ خام مال کی بلند قیمتیں اور ملکی اقتصادی سرگرمیوں کی بلند سطح تھی۔ خالص ملکی اثاثوں کی توسیع میں اہم کردار ادا کرنے والے دیگر عوامل میں سرکاری شعبے کے اداروں کی جانب سے گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ قرض گیری اور اجناس کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی جانب سے قرضوں کی پست واپسی شامل ہے۔ مجموعی طور پر ان تمام عوامل نے بینکوں سے حکومتی میزانیہ قرض گیری میں کمی کے اثرات کو بخوبی زائل کر دیا جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں گر کر 246.8 ارب روپے رہ گئی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں یہ 437.3 ارب روپے تھی۔

⁵ 'عالمی اقتصادی امکانات'، جنوری 2022ء، عالمی بینک۔

جدول 3.1: زری مجموعہ نا

بھادرب روپے میں

مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 20ء	مالی سال 19ء	مالی سال 18ء	مالی سال 17ء
پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
1,047.3	897.9	149.5	1,162.7	902.3	260.5
-227.5	-194.7	-32.8	578.8	271.5	307.3
1,274.9	1,092.6	182.3	584.0	630.8	-46.8
246.8	170.0	76.7	437.3	152.1	285.2
-27.6	185.1	-212.7	-585.9	-304.0	-281.9
274.4	-15.1	289.5	1,023.2	456.0	567.1
-14.6	-24.1	9.5	-79.3	-19.4	-59.9
1,043.1	816.7	226.4	343.5	420.1	-76.6
67.1	55.5	11.6	-29.3	-17.4	-11.9
-70.7	70.8	-141.5	-92.9	91.7	-184.7
40.8	236.7	-195.9	11.7	160.8	-149.0
69.7	-41.9	111.6	64.5	104.9	-40.4
959.6	924.0	35.6	1,081.8	792.5	289.3

ع: عبوری

* یہ اعداد و شمار واجب الوصول بنیاد پر ہیں۔ یہ اعداد و شمار نقد میں بینک مالکاری سے میل نہیں کھاتے، جیسا کہ باب 4 میں جدول 4.1 میں پیش کیے گئے ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

سرکاری قرض گیری

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں سے میزانیہ قرض گیری گر کر 247.0 ارب روپے رہ گئی جو گذشتہ برس اسی مدت میں 437.3 ارب روپے تھی۔ بینکوں سے اعانت میزانیہ میں سہ ماہی بنیادوں پر اس سست روی کے علاوہ رواں مالی سال پہلی سہ ماہی کے دوران قرض گیری نمایاں طور پر کم رہی۔ تاہم دوسری سہ ماہی کے دوران اس میں گذشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت معمولی سا اضافہ ہوا (شکل 3.3)۔ دوران سہ ماہی، حکومت نے مرکزی بینک سے 185.1 ارب روپے کا قرضہ لیا جبکہ اس نے جدولی بینکوں کو 15.1 ارب روپے واپس کیے۔ مرکزی بینک سے قرضے میں اضافہ بنیادی طور پر آئی ایم ایف کے ایس ڈی آر اختصاص کے عوض حکومت کو قرض دینے سے ہوا۔⁶ اس کے علاوہ، مالی سال

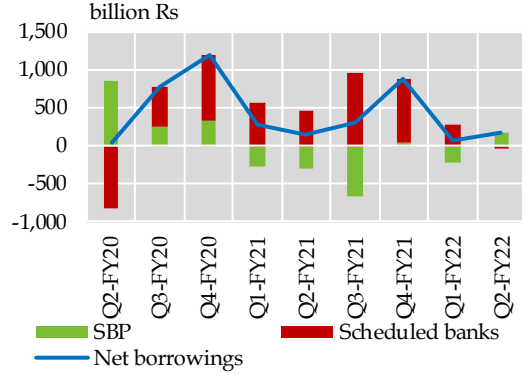
اضافے، اور ٹیکس دہندگان کی فہرست سے خارج افراد کے بینکاری لین دین پر ود ہولڈنگ ٹیکس ختم کرنے سے منسوب کیا جاسکتا ہے جو یکم جولائی 2021ء سے لاگو ہوا۔ صارف کے ڈپازٹس کے اجزائے ترکیبی میں بھی اس کی عکاسی ہوئی۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران صارفین کی نفع بخش امانتوں میں 861.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 603.4 ارب روپے تھا۔ دریں اثنا، غیر نفع بخش کھاتوں میں رقم رکھنے کی بڑھتی ہوئی موقع لاگت (opportunity cost) کے پیش نظر مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران صارفین کے غیر نفع بخش ڈپازٹس میں 222.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو گذشتہ برس 333.0 ارب روپے تھا۔

⁶ م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت پاکستان کو اسٹیٹ بینک نے 474.9 ارب روپے کا قرضہ دیا۔

کے مجموعی اہداف پورے ہونے سے قدرے رہ گئے۔ مالی سال میں پہلی بار شرح سود میں اضافے کے بعد ستمبر 2021ء میں مارکیٹ کی یہ توقعات مزید مضبوط ہوئیں کہ شرح سود میں مزید اضافہ ہوگا۔

22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مرکزی بینک کے پاس موجود حکومتی ڈپازٹس میں بھی کمی واقع ہوئی، جس نے اسٹیٹ بینک سے مجموعی قرض گیری کو بڑھا دیا۔

شکل 3.3: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری



Source: State Bank of Pakistan

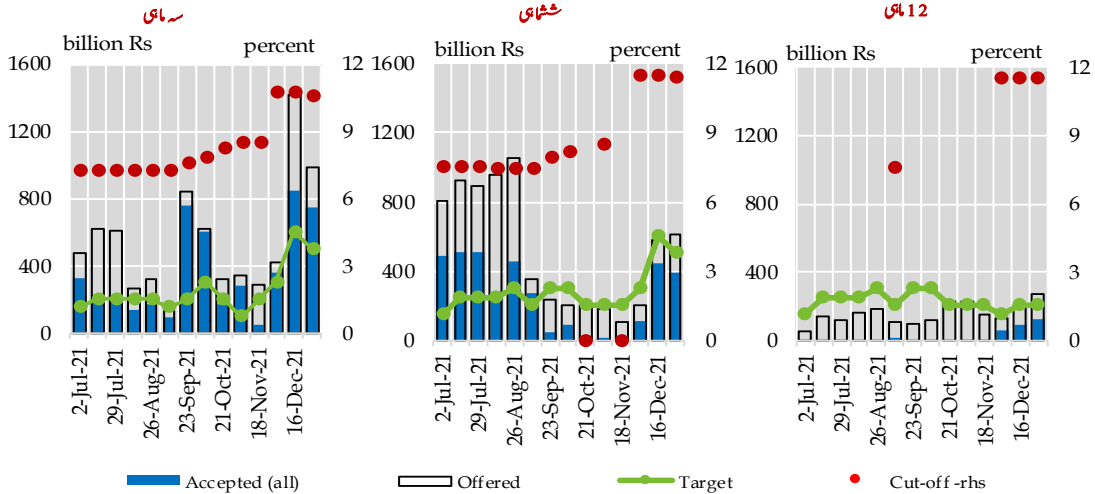
اس پس منظر میں، حکومت نے معینہ شرح والے بانڈز کے مقابلے میں رواں شرح والے پی آئی بیز کو عرصیت نکالنے کے بعد کی بنیاد پر زیادہ اہداف تفویض کیے، کیونکہ رواں شرح والے بانڈز متغیر منافع فراہم کرتے ہیں اور ان کی عرصیت وسط سے طویل مدت کی ہے۔ عرصیت نکالنے کے بعد کی بنیاد پر تقریباً 42 فیصد اہداف رواں شرح والے پی آئی بیز کو تفویض کیے گئے، جس کے بعد تقریباً 26 فیصد اجارہ صکوک کو دیے گئے۔

ٹی بلز کے ضمن میں، مارکیٹ نے سہ ماہی وثیقوں میں سرمایہ کاری میں دلچسپی ظاہر کی۔ سہ ماہی ٹی بلز کے لیے پیشکش اور ہدف کا باہمی تناسب دو گنا تھا جبکہ ششماہی اور 12 ماہی دونوں بلز کے لیے یہ تناسب 0.9 گنا رہا۔ حکومت نے بڑھتی ہوئی قاطع شرح سود بڑھانے اور خاکہ عرصیت مستحکم بنانے کے درمیان توازن کی خاطر دیگر زیر و کوپن بانڈز کے مقابلے میں سہ ماہی بلوں کے لیے (عرصیت نکالنے کے بعد) بلند ترین قبولیت ظاہر کی (شکل 3.4)۔

ابتدائی نیلامیاں

مالی سال کے آغاز ہی سے قلیل مدتی آلات میں مارکیٹ کی دلچسپی برقرار رہی۔ اس کی بنیادی وجہ شرح سود کے رجحان کی توقعات تھیں۔ شرح سود کے دورانیے کے معکوس ہونے سے قبل حکومت نے اولین بازار میں قاطع شرحوں میں اضافہ نہیں کیا تاکہ یافت کو کم رکھا جائے، جس کی وجہ سے ٹی بلز اور معینہ کوپن پی آئی بیز

شکل 3.4: مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹی بلز کا خاکہ نیلامی



زری پالیسی اور مہنگائی

رواں شرح والے بانڈز پر سرمایہ کاری کو، بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظر نامے نے مزید سازگار بنادیا۔ 2 سالہ سہ ماہی کوپن رواں شرح والا بانڈ اپنے زمرے میں سب سے زیادہ پسندیدہ رہا۔ قبولیتیں قبل از نیلای ہدف سے زائد تھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رواں شرح والے 2 سالہ پی آئی بی میں صرف 14 دن دورانیے کا خطرہ ہوتا ہے، یہ اولین بازار میں دستیاب سب سے کم دورانیے کا بانڈ ہے۔⁷

3.2: نیلای کا خاکہ

ارب روپے

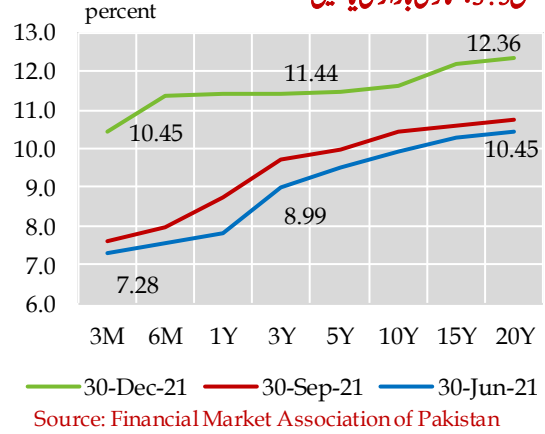
ہدف	عرصیت	پیشکش*	قبول شدہ
ٹرڈری بلز			
سہ ماہی	2,200.0	2,148.1	4,400.4
ششماہی	2,300.0	3,467.1	2,088.9
12 ماہی	1,450.0	87.6	1,332.1
پاکستان سرمایہ کاری بانڈز			
معین شرح	300.0	54.8	990.1
3 سالہ	90.0	281.6	64.9
5 سالہ	75.0	54.8	366.9
10 سالہ	60.0	331.4	55.7
15 سالہ	45.0	5.2	0.0
20 سالہ	15.0	5.0	0.0
30 سالہ	15.0	0.0	0.0
رواں شرح	650.0	-	1,004.5
2 سالہ سہ ماہی	175.0	575.2	459.9
3 سالہ سہ ماہی	175.0	281.5	146.3
5 سالہ نیم ششماہی	175.0	104.6	0.0
10 سالہ ششماہی	125.0	43.2	0.0
اجارہ صکوک	400.0	-	794.6
جی آئی ایس-وی آر آر	300.0	586.4	507.2
جی آئی ایس-ایف آر آر	100.0	208.1	80.7

*صرف مسابقتی بولیاں

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ثانوی بازار میں، طویل مدتی یافتوں کے مقابلے میں قلیل مدتی یافتوں میں زیادہ تیزی سے اضافہ ہوا، جس سے یہ بات اجاگر ہوتی ہے کہ مستقبل قریب میں شرح سود بڑھنے کی توقعات زیادہ تھیں۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں 250 بی پی ایس اضافے کے رد عمل میں، سہ ماہی یافتوں میں 276 بی پی ایس اضافہ ہوا، جبکہ ششماہی یافتہ 331 بی پی ایس بڑھی۔ جبکہ، خط یافتہ کے انتہائی سرے پر 3 سالہ، 5 سالہ اور 10 سالہ بانڈز کی یافتوں میں ہونے والا اضافہ بالترتیب 170 بی پی ایس، 151 بی پی ایس اور 117 بی پی ایس تھا (شکل 3.5)۔

شکل 3.5: ثانوی بازار کی یافتیں



Source: Financial Market Association of Pakistan

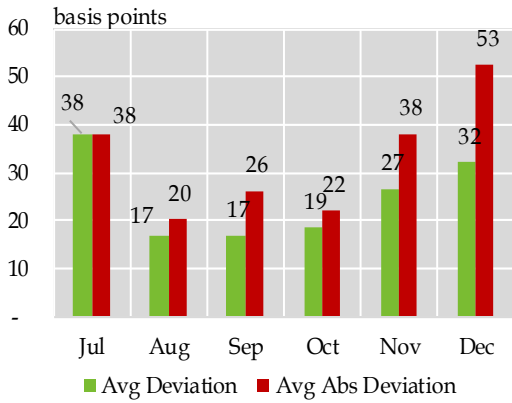
خط یافتہ کی اقلیت کے ساتھ حکومت نے بھی معینہ شرح والے پی آئی بی کی ہدف سے قریب منظوری دی۔ اگرچہ فی الحال شرحیں بلند سطح پر ہیں جس سے حکومت کی قرض گیری کی لاگت میں اضافہ ہوگا، تاہم حکومت کو خاکہ عرصیت برقرار رکھنے اور ریاستی بانڈز کے واجب الادا اسٹاک کو متنوع بنانے میں بھی مدد ملے گی۔ 5 سالہ بانڈز کے معاملے میں قبولیت اہداف سے دوگنی سے بھی زائد رہی۔ حکومت نے مجموعی طور پر 300.0 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں معینہ کوپن والے پی آئی بی کے 287.6 ارب روپے قبول کیے۔

⁷ دوسالہ رواں شرح پی آئی بی کوپن کی سہ ماہی وار ادائیگی کی جاتی ہے؛ تاہم، اس کا اجراء ثانی پندرہ یوم کی بنیاد پر ہوتا ہے جس سے اس کی مدت سہ ماہی ٹی بل سے پست ہو جاتی ہے، جس کی عرصیت کی تکمیل 84 ایام میں ہوتی ہے۔

ادخال مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں اوسطاً کم ہو کر 1875.0 ارب روپے رہ گئے جو گذشتہ سہ ماہی میں 2092.4 ارب روپے تھے (شکل 3.6)۔

جہاں تک تغیر پذیری کا تعلق ہے تو مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران شبینہ بازار زر میں بلند تغیر پذیری آئی۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران شبینہ شرحوں کا پالیسی ریٹ سے اوسط مطلق انحراف 38 پی پی ایس تک بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں یہ 28 پی پی ایس تھا (شکل 3.7)۔ اہم بات یہ ہے کہ نومبر 2021ء میں اسٹیٹ بینک نے رسد زر میں اضافے کو محدود کرنے کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ میں بھی اضافہ کیا تھا۔ نتیجتاً، اس اقدام نے بینکوں میں ڈپازٹس کی آمد کی صورت میں آنے والی سیالیت اور حکومت کی طرف سے خالص واپسی کے اثر کو جزواً زائل کر دیا۔ اس سے قطع نظر، طویل مدت میں یہ اقدام بینکوں کو طویل مدتی ڈپازٹس جمع کرنے کی ترغیب دے گا۔⁹ مزید برآں، دوران سہ ماہی زری پالیسی کمیٹی کی جانب سے شرح سود بڑھانے کے دو فیصلوں کی وجہ سے شبینہ بازار زیادہ اتار چڑھاؤ کا شکار رہا۔ بلند تغیر پذیری کو بتدریج کم کرنے اور دسمبر 2021ء کی پالیسی میں دی گئی مستقبل کی رہنمائی کو مزید بڑھانے کے لیے، زری پالیسی کمیٹی کے اعلان کے بعد دسمبر میں بازار زر کے 63 روزہ تین سودوں کے ادخال کیے گئے۔

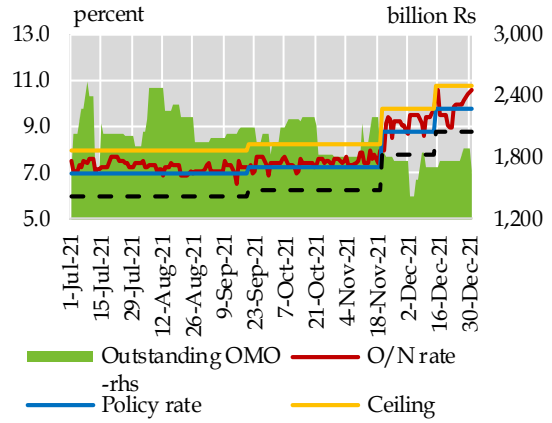
شکل 3.7: شبینہ ریٹس کا پالیسی ریٹ سے انحراف



Source: State Bank of Pakistan

علاوہ ازیں، حکومت نے صکوک کی نیلامی بھی دوبارہ شروع کی جو جنوری 2021ء سے معطل تھی۔ روایتی وثیقہ جات میں دیکھے گئے رجحان کی طرح، یہاں بھی مارکیٹ کی دلچسپی متغیر ریٹنل شرح والے صکوک (جی آئی ایس-وی آر آر) پر مرکوز رہی۔ حکومت نے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں 300.0 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں مجموعی طور پر 507.2 ارب روپے کے جی آئی ایس-وی آر آر کا اجرا کیا۔ اس کے برعکس، معینہ ریٹنل شرح والے صکوک کی قبولیت 100.0 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں 80.7 ارب روپے رہی (جدول 3.2)۔

شکل 3.6: شبینہ ریپورٹ مارکیٹ



Source: State Bank of Pakistan

بین الینک سیالیت

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بازار زر میں سیالیت کے دباؤ کی علامات دکھائی دیں جو اکتوبر 2021ء تک برقرار رہیں۔⁸ نومبر 2021ء کے بعد جب ڈپازٹ جمع ہونے کا سلسلہ تیز ہوا اور حکومت کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری بھی پست رہی تو مارکیٹ کا بازار زر کے سودوں کے ادخال پر انحصار ختم ہونا شروع ہو گیا۔ دوسری طرف، نجی قرضوں کا بلند استعمال اور مطلوبہ نقد محفوظ میں اضافے نے نظام میں سیالیت کی اس آمد کا اثر جزوی طور پر زائل کر دیا۔ بازار زر کے سودوں کے سہ ماہی

⁸ تفصیلات کے لیے معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے م س 22ء کا باب 3 دیکھیں۔

⁹ نقد محفوظ کے تناسب کا اطلاق بینکوں کی طلب اور ایک سال سے کم مدتی میعاد و اجبات پر ہوتا ہے۔

زری پالیسی اور مہنگائی

بلند قرض گیری کو ان وجوہات سے منسلک کیا جاسکتا ہے (i): خام مال کی بلند قیمتیں (بالخصوص کپاس اور دھاتوں کی) جس نے ٹیکسٹائل اور لوہے اور فولاد کی قرض گیری کی ضروریات میں اضافہ کیا؛ (ii) لوہے اور فولاد نیز کاغذ اور کاغذی مصنوعات جیسے شعبوں میں بہتر پیداوار؛ اور (iii) تجارتی سرگرمیوں میں تحریک نے بھی قرضوں کی بلند طلب میں حصہ ڈالا، جیسا کہ زیر جائزہ مدت کے دوران تجارتی مالکاری (درآمدی مالکاری اور برآمدی مالکاری دونوں) میں وسیع البنیاد اضافے سے ظاہر ہوتا ہے (شکل 3.9)۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ برس کے مقابلے میں قرضوں کی 27.2 فیصد زائد درخواستیں موصول ہوئیں جس سے قرضوں کی مجموعی بہتر طلب ظاہر ہوتی ہے۔

جاری سرمائے کے قرضے

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں میں 607.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 73.7 ارب روپے اضافہ ہوا تھا (جدول 3.3)۔ کاروباری اداروں کی جانب سے قلیل مدتی قرضوں کی بلند طلب کو بعض شعبوں کی مخصوص پیش رفت سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

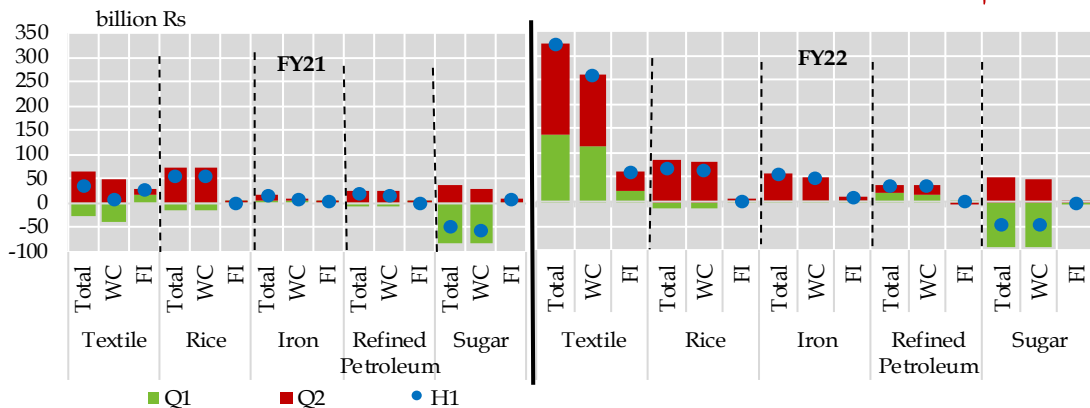
مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران شعبہ ٹیکسٹائل کا حصہ مجموعی طور پر 260.1 ارب روپے کی قرض گیری کے ساتھ غالب رہا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران یہ صرف 8.4 ارب روپے تھا۔ اس اضافے کی وجہ دو اہم عوامل

3.3 نجی شعبے کو قرضہ

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کو گزشتہ برس کے سازگار ماحول کے مقابلے میں رواں سال نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے لیے نسبتاً سخت زری حالات کی طرف منتقلی کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے، جس کی بنیادی وجہ دو عوامل ہیں۔ اول، پالیسی ماحول زیادہ موافق نہ تھا، کیونکہ پالیسی ریٹ دسمبر 2021ء کے اختتام تک 275 بیس پوائنٹس اضافے سے 9.75 فیصد تک پہنچ گیا جو جون 2021ء کے آخر میں 7.0 فیصد تھا (شکل 3.2)۔ دوم، اجناس کی عالمی قیمتوں میں مستقل اضافہ ہوتا رہا، جس سے نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے لیے خام مال کی لاگت بڑھ گئی۔ ان عوامل کے باوجود، زیر جائزہ مدت کے دوران معاشی سرگرمیوں میں توسیع جاری رہی، کیونکہ توقع ہے کہ پالیسی کی معکوسیت سے مجموعی اقتصادی سرگرمیوں پر اثرات تاخیر سے پڑیں گے۔

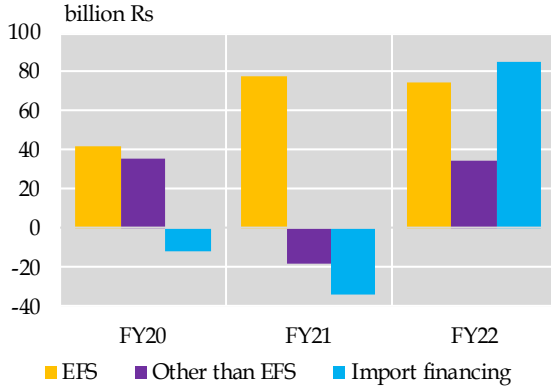
مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں قرضے کے استعمال میں تیزی سے اضافہ ہوا، چنانچہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی کاروباری اداروں کو قرضے گزشتہ برس کی اسی مدت سے تقریباً چار گنا بڑھ گئے۔ بنیادی طور پر یہ اضافہ جاری سرمائے کے قرضوں سے ہوا، جن کا ارتکاز مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں تھا (شکل 3.8)۔

شکل 3.8: اہم شعبوں کا قرضوں کا استعمال (بہائی)

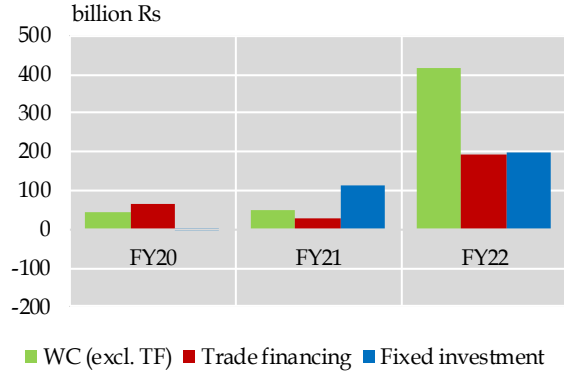


Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.9: تجارتی قرضے میں بہاؤ



شکل 3.9 الف: مالکاری کی اقسام میں رجحان



Source: State Bank of Pakistan

شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں 40.2 فیصد اضافے سے ہوتی ہے، جبکہ گزشتہ برس 11.8 فیصد کی کمی ہوئی تھی۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران صاف شدہ پیٹرولیم کے شعبے کی طرف سے لیے گئے قرضے تقریباً دو گئے ہو کر 34.4 ارب روپے ہو گئے، جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 17.7 ارب روپے قرضے لیے گئے تھے۔ بیشتر اضافہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ہوا، کیونکہ بڑی آئل ریفائنریوں نے ایندھن کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے بینک قرضے لیے جو پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم کی فروخت میں 17.9 فیصد سال بسال نمو کے مطابق ہے۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کاغذ اور کاغذی مصنوعات کے شعبے نے 17.6 ارب روپے قرضہ لیا، جبکہ گزشتہ برس اس نے 5.5 ارب روپے کی خالص واپسی کی تھی۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں کاغذی مصنوعات کی پیداوار میں 8.3 فیصد سال بسال نمو کی وجہ سے زیادہ قرضے لیے گئے۔

صاف شدہ پیٹرولیم اور کاغذ کے علاوہ نباتی اور حیوانی تیل اور چربی کے شعبے کے بھی قلیل مدتی قرضوں میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مذکورہ

تھے۔ اول، کپاس کی بلند قیمتوں نے ٹیکسٹائل کے کاروباری اداروں کی قرض گیری کی ضروریات بڑھا دیں۔ یہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی کپاس کی قیمتوں میں سالانہ 56.8 فیصد اضافے سے بھی ہم آہنگ ہے۔¹⁰ دوم، ٹیکسٹائل کے کاروباری اداروں نے اپنی برآمدات بڑھانے کے لیے قلیل مدتی مالکاری سے بھی استفادہ کیا، جیسا کہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اہم ٹیکسٹائل مصنوعات کی زیادہ مقداریں برآمدات سے واضح ہوتا ہے (باب 5)۔

اسی طرح عالمی منڈی میں دھاتوں کی قیمتیں بڑھنے سے خام لوہے اور فولاد کے شعبوں کی قرض گیری پانچ گنا بڑھ گئی۔¹¹ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران لوہے اور فولاد کی فرموں کے جاری سرمائے کے مجموعی قرضوں میں 49.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 9.5 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ خام مال کی قیمت کے دباؤ سے نمٹنے کے علاوہ، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران لوہے اور فولاد کی مصنوعات کی پیداوار میں 18.4 فیصد اضافے کو شعبے کی قرض گیری سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جبکہ گزشتہ برس 1.2 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔ یہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک میں فعال تعمیراتی سرگرمیوں سے ہم آہنگ ہے، جس کی عکاسی زیر جائزہ عرصے کے دوران سرکاری

¹⁰ ماخذ: ابھرتی ہوئی ٹیکسٹائل مصنوعات۔

¹¹ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں عالمی منڈی میں بنیادی دھاتوں کی قیمتیں تقریباً 30 فیصد بڑھیں (ماخذ: آئی ایم ایف)۔

جدول 3.3: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے (شش 1)					
(بہاؤ ارب روپے میں)					
مجموعی قرضے*		جاری سرمایہ**		معیینہ سرمایہ کاری	
مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء
219.5	860.2	73.7	607.7	115.7	199.8
83.7	670.9	10.3	527.4	72.2	136.3
35.4	326.5	8.4	260.1	26.5	63.3
57.2	70.5	55.8	67.4	1.3	2.9
15.3	57.8	9.5	49.6	5.8	8.2
18.9	35.9	17.7	34.4	1.3	1.5
-1.8	24.8	-5.5	17.6	3.7	7.2
-10.3	17.4	-13.7	15.4	3.4	1.7
-0.6	11.6	-4.1	10.0	3.5	1.6
-17.4	13.5	-19.6	6.9	2.2	6.6
27.7	5.9	24.5	-5.6	3.2	11.5
-46.0	-45.9	-54.0	-45.3	8.1	-0.6
5.1	20.8	10.0	-13.2	-4.9	34.0
40.4	27.4	-4.7	7.6	45.2	19.9
11.5	30.6	13.7	23.9	-2.2	5.6
0.2	11.4	-0.3	8.6	0.5	2.2
25.2	49.3	19.0	46.9	5.8	1.2
-3.4	-0.9	-7.3	-2.0	3.9	1.2
-4.6	3.8	-1.5	1.0	-6.0	-0.5
15.7	31.1	3.7	0.3	-9.1	-3.6
<p>* شش 1 م س 21ء اور شش 1 م س 22ء کے مجموعی قرضوں میں 30.1 ارب روپے اور 52.7 ارب روپے کے تعمیراتی قرضے شامل ہیں، کیونکہ نجی کاروباری اداروں میں بین الاقوامی شعبہ جاتی رد و بدل کی بنا پر جون 2020ء سے قرضوں کے ڈیٹا پر نظر ثانی کی گئی ہے (دیکھیے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلیر نمبر 28 براے 2020ء)، ** جاری سرمائے کے قرضے میں تجارتی ماکار شامل ہے۔</p> <p>ماخذ: بینک دولت پاکستان</p>					

شعبے نے اپنی برآمدات بڑھانے کے لیے اگلی سہ ماہی کے دوران زیادہ قرضے لیے۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران چاول کی برآمدی مقدار میں 11.7 فیصد سال بسال نمو سے اس بات کو تقویت ملتی ہے۔ دوسری طرف، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چینی کے شعبے کی جانب سے قرضوں کی نمایاں طور پر بلند واپسی کے بعد، گنے کی بلند قیمتوں اور کچل کاری کے آغاز کی وجہ سے، گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قرض گیری بڑھ

شعبے نے 15.4 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 13.7 ارب روپے کی خالص واپسی کی تھی۔ تمام تر اضافہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مرکوز تھا، جب عالمی منڈی میں خوردنی تیل کی بلند قیمتوں نے ان فرموں کی جاری سرمائے کی ضروریات کو بڑھا دیا تھا۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران رائس پروسیسنگ فرمز نے 67.4 ارب روپے کا قرض لیا، جبکہ گزشتہ برس 55.8 ارب روپے قرضہ لیا گیا تھا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران معمول کے موسمی قرضوں کی واپسی کے بعد، اس

معین سرمایہ کاری قرضے

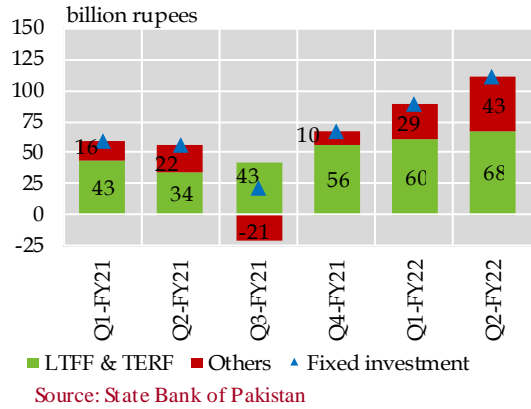
مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں کے تحت 199.8 ارب روپے کے قرضے لیے گئے، جبکہ گزشتہ برس 115.7 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے۔ نجی شعبے کے کاروباری اداروں نے مشینری کی درآمدات اور استعداد بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں (ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف) سے استفادہ کیا۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف کے تحت بلند اجراء سے اس کی تائید ہوتی ہے (شکل 3.10)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ٹرف کے تحت 436 ارب روپے کی کل منظور شدہ رقم میں سے دسمبر 2021ء کے آخر تک 269 ارب روپے (تقریباً 62 فیصد) جاری کر دیے گئے تھے۔

اشیا سازی کے زمرے میں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل کاروباری ادارے 63.4 ارب روپے کی قرض گیری کے ساتھ غالب رہے، جبکہ گزشتہ برس 26.5 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا تھا۔ ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف سے استفادہ کرتے ہوئے، شعبہ ٹیکسٹائل نے ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد کے لیے طویل مدتی قرضے لیے، جو کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں 89.0 فیصد سال بسال نمو سے مطابقت رکھتے ہیں۔¹⁵ اس کے علاوہ، منقولی شواہد سے پتا چلتا ہے کہ اسپننگ کرنے والی کچھ ٹیکسٹائل فرموں نے اپنی پیداواری استعداد بڑھانے کی غرض سے فنشنگ یونٹس شامل کرنے کے لیے طویل مدتی مالکاری حاصل کی۔

ٹیکسٹائل کے علاوہ، اشیا سازی کے زمرے میں معین سرمایہ کاری قرضے لینے والا دوسرا سب سے بڑا شعبہ کھاد تھی، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کھاد کے قرضوں میں 11.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس 3.2 ارب روپے تھا۔ بیشتر اضافہ پہلی سہ ماہی میں مرکوز تھا، کیونکہ ایک اہم فہرستی فریلائزر

گئی (شکل 3.8)۔¹² مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کے شعبے نے مجموعی طور پر 45.3 ارب روپے واپس کیے، جبکہ گزشتہ برس 54.0 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔

شکل 3.10: معین سرمایہ کاری قرضے (بھاء)



غیر اشیا سازی کے شعبے میں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران تھوک اور خردہ تجارت نے 46.9 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے، جبکہ گزشتہ برس 19.0 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے گئے۔ اس سے تیل کی بڑی مارکیٹنگ کمپنیوں کی جانب سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد کے لیے مالکاری کی عکاسی ہوئی ہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں 29 فیصد سال بسال نمو سے اس کو تقویت ملتی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ چین پاکستان آزاد تجارتی معاہدے کے تحت چین سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات پر کسٹم ڈیوٹی کی چھوٹ سے کچھ بڑی او ایم سیز نے فائدہ اٹھایا۔¹³ نتیجتاً، رواں مالی سال پہلی ششماہی کے دوران چین سے پیٹرول (موٹر اسپرٹ) کی درآمدات میں پاکستان کا حصہ بڑھ کر تقریباً 33 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 7 فیصد تھا۔¹⁴

¹² م 22ء کی دوسری سہ ماہی میں گئے کی قیمتوں میں 19.8 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

¹³ ماخذ: ایف بی آر ایس آر او 2019/1640(I) بتاریخ 31 دسمبر 2019ء۔

¹⁴ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

¹⁵ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

زری پالیسی اور مہنگائی

صارفی مالکاری میں مجموعی طور پر مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 107.5 ارب روپے کا بہاؤ درج کیا جو ایک سال قبل 84.7 ارب روپے تھا (جدول 3.4)۔ زیر جائزہ مدت کے دوران یہ اضافہ گاڑیوں کے قرضے کے علاوہ مکاناتی تعمیراتی قرضوں سے ہوا۔

جدول 3.4: صارفی مالکاری

بہاؤ ارب روپے میں					
پہلی ششماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی سہ ماہی	
م 21ء	م 22ء	م 21ء	م 22ء	م 21ء	م 22ء
107.5	84.7	49.0	46.6	58.5	38.1
45.5	45.3	15.5	24.0	30.1	21.3
40.2	6.4	25.3	5.5	14.9	0.9
10.1	8.4	6.3	2.3	3.8	6.1
9.9	26.3	2.6	13.8	7.4	12.5
1.7	-1.7	-0.6	0.9	2.3	-2.6
مجموعی قرضے					
گاڑیوں کے قرضے					
مکاناتی قرضے					
کریڈٹ کارڈز					
ذاتی قرضے					
پائیدار صارفی مصنوعات					

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مکاناتی تعمیراتی قرضوں میں نمایاں اضافے نے گاڑیوں کے قرضے میں سست روی کا اثر زائل کر دیا۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران مکاناتی تعمیرات کے زمرے نے 40.2 ارب روپے کا قرض لیا، جبکہ گزشتہ برس 6.4 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ اس کا اظہار گزشتہ برس کے مقابلے میں دسمبر 2021ء کے دوران مکاناتی اور تعمیراتی قرض کے واجب الادا اسٹاک میں 175 ارب روپے کے اضافے سے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کو لازمی ہدف دیا گیا تھا کہ وہ 31 دسمبر 2021ء تک نجی شعبے کے اپنے مجموعی قرضہ جزدان کا کم از کم 5 فیصد حصہ مکاناتی اور تعمیراتی قرضوں کے لیے مختص کر دیں۔¹⁹

فرم نے قابل تجدید توانائی کے کاروبار میں اکثریتی حصص کے حصول کے لیے بینک مالکاری کا سہارا لیا۔¹⁶

غیر اشیا سازی کے اداروں میں سے مواصلات کے شعبے نے بلند معینہ سرمایہ کاری قرضے حاصل کیے۔ اس شعبے نے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 34.0 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ گزشتہ برس 4.9 ارب روپے کی خالص واپسی کی تھی۔ حالیہ اضافہ سٹڈیکیٹ فنانسنگ کی سہولت کو ظاہر کرتا ہے جو پہلی سہ ماہی کے دوران ایک بڑی سیلور فرم نے فوری لائسنس کے حصول کے لیے لی تھی۔¹⁷

دریں اثنا، بجلی کے شعبے نے بھی بینک قرضے سے استفادہ کیا، اگرچہ یہ گزشتہ برس سے کم تھا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس شعبے نے 19.9 ارب روپے کا قرض لیا، جبکہ گزشتہ برس 45.2 ارب کا قرضہ لیا گیا تھا۔ بیشتر اضافہ پہلی سہ ماہی میں ہوا، کیونکہ ایک بڑی یوٹیلیٹی کمپنی نے ملکیت بدلنے کی وجہ سے سرپرست کمپنی کے قرض کے جزوی تصفیے کے لیے قرض لیا تھا۔

صارفی مالکاری

گزشتہ برس کے دوران صارفی مالکاری کے لیے سازگار حالات کے برعکس، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں ملک کے توازن ادائیگی کو سہارا دینے کے لیے درآمدی نمو کو سست کر کے معیشت میں طلب کی نمو کو معتدل کرنے کی غرض سے بعض کلی محتاطیہ اقدامات کیے گئے۔¹⁸ ان ضوابطی اقدامات کا اثر صارفی مالکاری پر نظر آیا، کیونکہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مجموعی صارفی قرضوں میں کمی آئی۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں صارفی مالکاری میں 49.0 ارب روپے اضافہ ہوا، جو گزشتہ برس کی اسی مدت سے قدرے زیادہ ہے۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ ٹرانسپورٹ کے شعبے کی مالکاری ایک سال قبل کے 24.0 ارب روپے سے گھٹ کر مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 15.5 ارب روپے رہ گئی۔

¹⁶ ماخذ: پاکستان اسٹاک ایکس چینج، اس لنک پر دستیاب ہے: www.psx.com.pk/psx/files-attachment/?file=168789.pdf

¹⁷ ماخذ: پاکستان بجلی کیونٹریکیشن اتھارٹی، پریس ریلیز، بتاریخ 15 ستمبر 2021ء۔

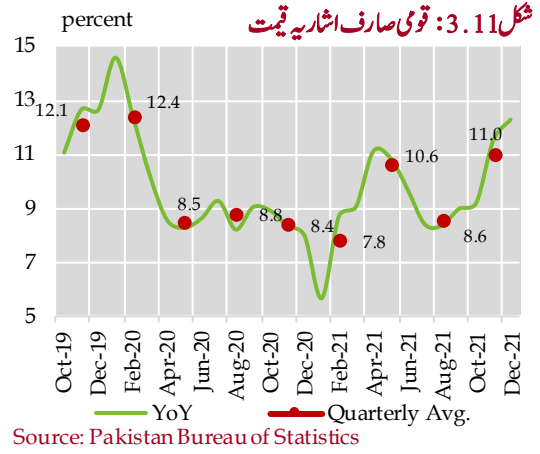
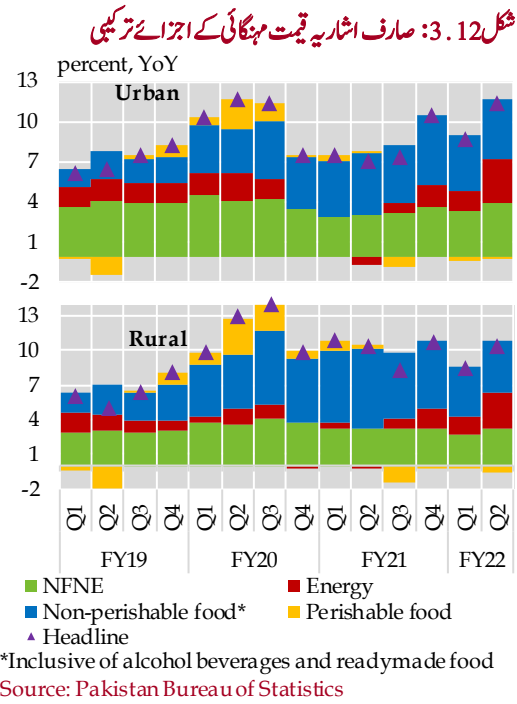
¹⁸ ترمیمی ضوابط کے تحت کار مالکاری سہولت کی زیادہ سے زیادہ 7 سالہ مدت کم کر کے 5 برس کر دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ کوئی بھی شخص کسی بھی موقع پر تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں سے زیادہ سے زیادہ 3 ملین روپے سے زائد کار مالکاری حاصل کرنے کا مجاز نہیں؛ اور کم از کم ڈاؤن پیمنٹ کی شرح 15 سے بڑھا کر 30 فیصد کر دی گئی۔ (ماخذ: اسٹیٹ بینک پریس ریلیز، بتاریخ 23 ستمبر 2021ء)۔

¹⁹ تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کا سرکلر: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 10 برائے 2020ء بتاریخ 15 جولائی 2020ء اور مذکورہ موضوع پر اس کے بعد جاری کیے گئے سرکلر دیکھیے۔

3.4 مہنگائی

کے دوران مہنگائی کی توقعات میں اضافہ ہوا۔ خاص طور پر مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے سروے کے نتائج سے ظاہر ہوا کہ صارفین میں مہنگائی کی توقعات کا اشاریہ تقریباً گزشتہ دور کے نشان تک بلند رہا اور کاروباری مہنگائی کی توقعات کے اشاریہ میں نمایاں اضافہ ہوا۔ صارفین میں مہنگائی کی توقع کا اشاریہ تینوں زمروں (غذا، توانائی اور غیر غذائی غیر توانائی) میں اضافے کی وجہ سے بڑھا ہوا دکھائی دیا؛ تاہم توانائی اور غیر غذائی غیر توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے مہنگائی کی توقعات میں بحیثیت مجموعی اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔ تاہم، پہلے سروے کے نتائج کے مقابلے میں دسمبر 2021ء میں کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں کمی واقع ہوئی (شکل 3.13)۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے پورے عرصے کے دوران مہنگائی کا دباؤ مضبوط ہوتا رہا جس کی وجہ یہ تھی کہ توانائی، غذا اور دھاتی گروپ کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوا، ساتھ ساتھ ملکی طلب بھی بڑھی اور ملکی کرنسی کمزور ہوئی۔ علی الخصوص، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں قومی صارف اشاریہ قیمت (این سی پی آئی) کی مہنگائی 11.0 فیصد رہی جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 8.4 فیصد اور گزشتہ سہ ماہی میں 8.6 فیصد تھی (شکل 3.11)۔



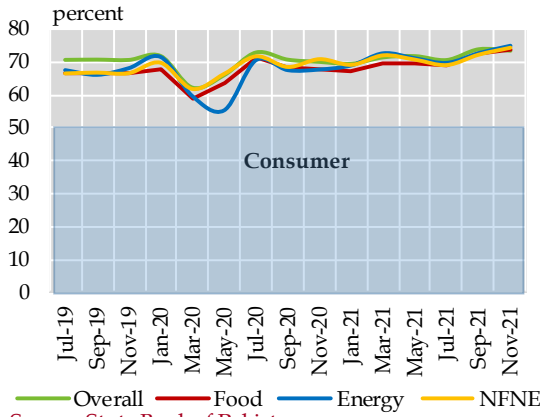
اگرچہ غذائی گروپ اس مہنگائی کا اہم سبب رہا، تاہم مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران توانائی کی قیمتوں میں زبردست اضافے کے ساتھ ساتھ قومی مہنگائی نے بھی مہنگائی کے دباؤ میں حصہ ڈالا (شکل 3.12)۔ تفصیلاً، بالخصوص مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں، شہری اور دیہی دونوں علاقوں کے تقریباً نصف ذیلی اشاریوں میں مہنگائی میں اضافہ درج کیا گیا۔²⁰

مہنگائی کی توقعات بڑھ گئیں

اسٹیٹ بینک آئی بی اے اعتماد صارف سروے (سی سی ایس) اور اعتماد کاروبار سروے (بی سی ایس)²¹ کے شواہد سے پتا چلتا ہے کہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی

²⁰ م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں 94 میں سے 49 اشیا (شہری مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں گج 52 فیصد حصہ) اور 89 میں سے 43 اشیا (دیہی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں گج 48 فیصد حصہ) میں بلند مہنگائی درج کی گئی۔

²¹ اعتماد صارف سروے جولائی 2021ء، ستمبر 2021ء اور نومبر 2021ء میں جبکہ اعتماد کاروبار سروے اکتوبر 2021ء اور دسمبر 2021ء میں کرایا گیا۔



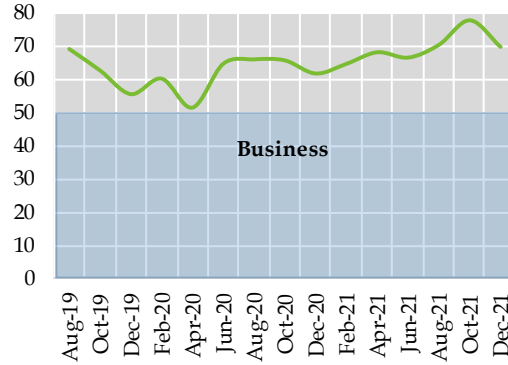
کاشت کے اہم علاقوں میں ناسازگار موسم ہے انڈونیشیا پام آئل پیدا کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے جس کی برآمدات میں کمی واقع ہونے کے ساتھ ساتھ پام آئل بنانے والے اہم ممالک میں اس کی پیداوار پست ہے، چنانچہ مالی سال 22ء کی پہلی پوری ششماہی کے دوران قیمتوں کا دباؤ خدشات کا عکاس ہے۔²²

اسی طرح، چائے کی قیمتیں بھی جن کا شہری غذائی باسکٹ میں 2.3 فیصد حصہ ہے، دوسری سہ ماہی کے دوران بلند رہیں جس کا سبب درآمدی اکائی مالیت میں اضافہ ہے۔ عالمی سطح پر چائے کی قیمتوں پر دباؤ کی وجہ ایک تو بہتر طلب ہے، اور دوسرے کیپٹا نے اپنے چھوٹے کاشت کاروں کی مالی حفاظت کے لیے سرکاری قیمت متعین کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے (جدول 3.5)۔

رشد و طلب کا فرق اور بالواسطہ لاگت

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدی اشیائے خوردونوش کی رسد میں رکاوٹوں سے بعض اشیائے قیمتوں پر دباؤ آیا۔ مثال کے طور پر، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران چند دالیں کافی مہنگی تھیں، خصوصاً مسور کی دال اور چنے میں دوہندسی مہنگائی ہوئی۔ کئی دالوں کی ملکی پیداوار میں کمی اور درآمدی دالوں کی اکائی مالیت میں اضافہ اس غذائی گروپ میں مہنگائی کا دباؤ لانے کا سبب بنا۔

شکل 3.13: مہنگائی کی توقعات



مجموعی مہنگائی میں غذا کا حصہ سب سے زیادہ رہا

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی مہنگائی میں غذائی گروپ کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔ خاص طور پر، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران، شہری اور دیہی علاقوں میں بالترتیب 11.0 فیصد اور 8.3 فیصد غذائی مہنگائی درج کی گئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 13.2 فیصد اور 15.7 فیصد تھی۔ اگرچہ سال بسال بنیاد پر غذائی مہنگائی کی رفتار میں کمی واقع ہوئی تھی، لیکن مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں تیزی دیکھی گئی۔ غذا کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں اور چند اشیائے طلب اور رسد کے فرق نے غذائی قیمتوں پر دباؤ ڈالنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ (جدول 3.5)۔

رسد میں قحط اور پیداواری امکانات کے درمیان اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں

غذائی گروپ میں دوہندسی مہنگائی کی ایک بڑی وجہ غذائی عالمی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ غذائی گروپ (خوردنی تیل، چائے، دال) کے درآمدی اجزائے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں شہری علاقوں کی مجموعی مہنگائی میں تقریباً 1.3 فیصدی درجے بڑھائے۔ مثال کے طور پر اجناس کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کا براہ راست بلند ترین اثر خوردنی تیل سے آیا۔ پام آئل اور سویا بین کی قیمتیں جون 2020ء سے تیزی سے بڑھ رہی ہیں جس کی وجہ باؤڈیزل کی بڑھتی ہوئی طلب اور

²² ایف اے اے غذائی اشاریہ قیمت - جنوری 2022ء

جدول 3.5: اوسط سی پی آئی مہنگائی اور حصہ فیصد

اشیا	شہری						دیہی					
	وزن			شش 1			شش 1			سہ 2		
	وزن	م 21	م 22	م 21	م 22	حصہ	وزن	م 21	م 22	م 21	م 22	حصہ
عمومی												
غذا اور نان الکھل مشروبات	30.4	14.0	10.7	7.3	10.1	7.1	40.9	16.2	8.4	10.4	10.4	3.6
گندم	0.6	37.7	7.4	37.1	9.7	0.1	3.5	38.7	5.0	38.5	5.5	0.2
گندم کا آٹا	3.0	18.8	15.8	17.0	17.0	0.5	3.4	23.1	14.3	21.5	15.9	0.5
خوردنی تیل	1.1	11.9	42.9	10.7	51.0	0.6	0.6	15.0	46.3	15.0	52.9	0.3
نباتی گھی	1.0	17.0	44.5	16.0	52.6	0.6	2.38	18.9	43.6	17.7	50.7	1.4
تازہ پھل	1.4	-1.2	9.4	-5.0	22.4	0.2	1.5	-2.6	7.1	-5.4	16.5	0.2
دال مسور	0.2	18.9	16.6	16.8	24.5	0.0	0.2	26.9	14.4	25.5	20.3	0.0
ثابت چٹا	0.1	3.7	11.3	2.6	15.8	0.0	0.1	-1.2	16.8	-2.2	21.8	0.0
غیر تلف پذیر غذا	26.0	15.2	14.0	16.1	14.7	3.9	35.1	17.2	11.4	18.4	11.9	4.3
تلف پذیر غذائی اشیا	4.5	8.1	-6.1	4.3	-6.4	-0.4	5.8	10.2	-7.2	6.4	-9.8	-0.7
چائے	0.8	3.4	4.7	0.3	8.3	0.1	1.3	4.0	4.0	1.1	7.4	0.1
الکھلی مشروبات ، تباکو	0.9	5.9	2.5	6.5	2.0	0.0	1.3	5.6	1.7	5.4	1.7	0.0
کپڑے اور جوتے	8.0	8.5	10.4	8.6	10.6	0.8	9.5	10.5	8.9	10.2	9.5	0.9
مکانات کاری ، بجلی ، گیس	27.0	3.6	10.8	2.5	13.3	3.5	18.5	5.3	13.8	4.0	16.9	2.8
فرنیچر اور گھریلو آلات	4.1	6.3	9.8	6.4	10.1	0.4	4.1	9.9	10.6	9.9	11.3	0.4
صحت	2.3	6.9	9.2	7.3	9.3	0.2	3.5	8.8	7.8	8.4	8.0	0.3
نقل و حمل	6.1	-3.3	15.9	-3.2	21.9	1.3	5.6	-2.7	13.7	-2.6	19.4	1.0
مواصلات	2.4	0.4	3.6	0.5	3.5	0.1	2.0	0.3	0.9	0.4	0.9	0.0
سیر و تفریح اور ثقافت	1.7	3.0	6.7	3.1	7.7	0.1	1.4	5.7	7.5	6.1	7.4	0.1
تعلیم	4.9	1.0	2.2	1.1	2.2	0.1	2.1	1.6	3.8	2.1	3.3	0.1
رہسٹوران اور ہوٹل	7.4	8.5	9.8	9.4	11.1	0.8	6.2	8.8	8.3	9.3	9.8	0.6
دیگر اشیا و خدمات	4.8	10.7	8.9	10.3	10.0	0.5	5.0	14.3	8.3	14.1	9.4	0.5
غیر غذائی غیر توانائی	53.7	5.5	7.0	5.6	7.5	3.9	42.6	7.7	7.2	7.6	7.9	3.2

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اگرچہ تلف پذیر غذائی گروپ نے مجموعی طور پر تفریط درج کی، یہ رجحان کافی ملکی رسد اور مناسب درآمدات کی وجہ سے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی سے اب تک برقرار ہے۔ تاہم تازہ پھلوں اور سبزیوں کی مہنگائی گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند رہی۔ بعض پھلوں کی نسبتاً کم درآمدات نے منڈی کی طلب اور رسد میں فرق پیدا کیا، جس کی وجہ سے اس گروپ کی مہنگائی میں اضافہ ہوا۔

زری پالیسی اور مہنگائی

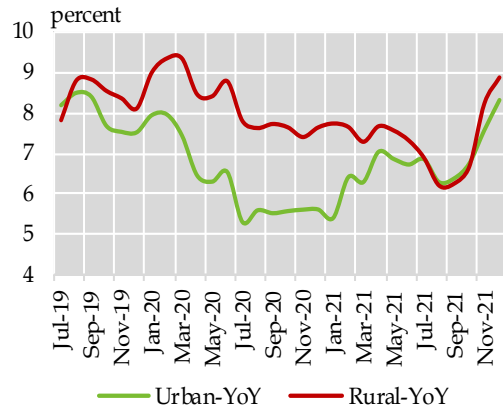
سال بسال کی بنیاد پر محدود رہی، تاہم خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی جانب سے فلور ملوں کو گندم کی اجرائی قیمت بڑھائے جانے سے آٹے کی مہنگائی سال بسال بنیاد پر بلند رہی۔²³

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گندم، خوردنی تیل، چکن اور ٹرانسپورٹ کی لاگت جیسی خام اشیاء کی قیمتوں میں بالواسطہ اضافے کی وجہ سے تیار شدہ غذائی گروپ میں دوہندسی مہنگائی دیکھی گئی۔

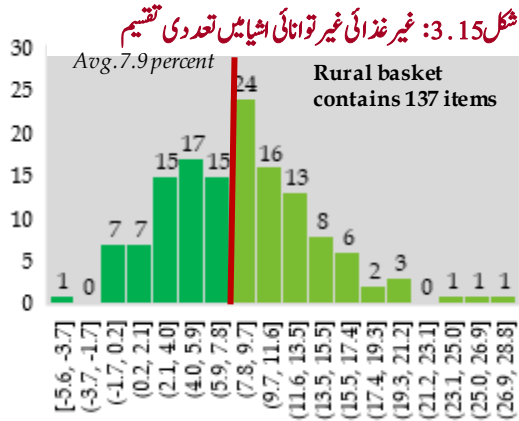
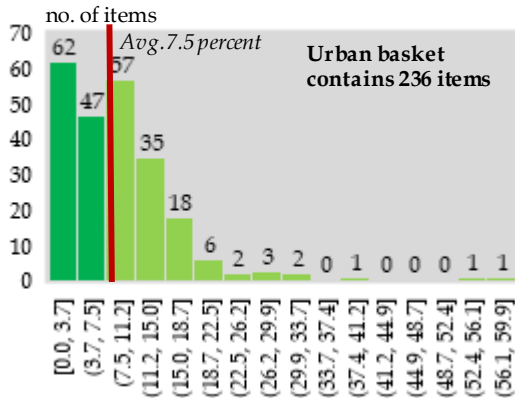
غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی شدت اختیار کرنے لگی

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں غیر غذائی غیر توانائی گروپ میں مہنگائی کا دباؤ بڑھ گیا۔ بالخصوص غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کا موازنہ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے ساتھ ساتھ گزشتہ برس کی پہلی سہ ماہی سے کیا جائے تو شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ شدت اختیار کر گئی (شکل 3.14)۔ مہنگائی کا پھیلاؤ دیکھا جائے تو مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں نصف سے زائد فیلی اشاریوں میں بلند مہنگائی درج کی گئی۔²⁴ شہری اور دیہی علاقوں کی اجناس کی اشیاء و باسکٹ سے پتا چلتا ہے کہ دوسری سہ ماہی کے دوران نصف سے زائد اشیاء اوسط غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی سے زیادہ مہنگی تھیں (شکل 3.15)۔ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں یہ تیزی معیشت میں ملکی طلب بڑھنے کی عکاس ہے۔ مزید برآں، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی بنا پر بڑھتے ہوئے لاگتی دباؤ اور بجٹ مالی سال 22-2021ء

شکل 3.14: غیر غذائی غیر توانائی۔ سال بسال رجحانات



مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اگرچہ گندم کی نسبتاً بہتر دستیابی (اچھی فصل اور درآمدات کی بنا پر) کے باعث اس کی مہنگائی کی شرح ماہ بہ ماہ بنیاد پر اور



Source: Pakistan Bureau of Statistics

²³ زراعت کے خاتمے کے لیے اجرائی کم از کم رقم 1475 سے بڑھا کر 1950 روپے کر دی گئی۔

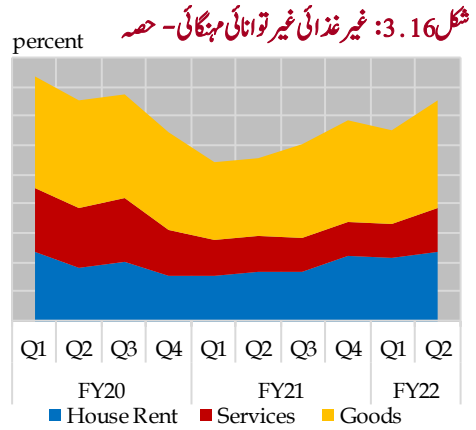
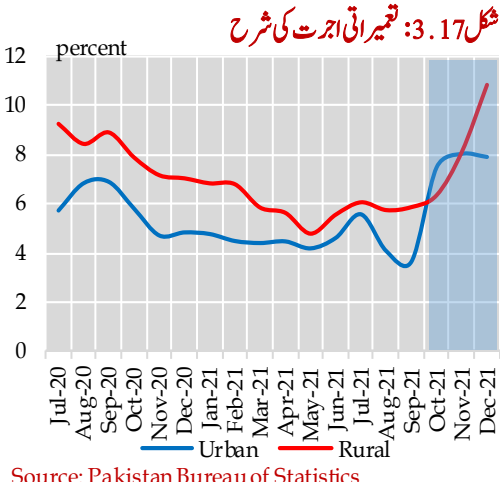
²⁴ فیلی اشاریوں کے اعتبار سے شہری اور دیہی علاقوں میں بالترتیب 62 فیصد اور 55 فیصد مہنگائی درج کی گئی۔

گاڑیوں کی بعض اقسام پر ڈیوٹیوں کے اثرات منتقل کرنے کے لیے کاساز اداروں کی جانب سے قیمتوں میں ہونے والا اضافہ اس کی عکاسی کرتا ہے۔

میں بعض خدمات کے چارجز میں ردوبدل کی وجہ سے بھی غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں اضافہ ہوا۔

خدمات کے گروپ میں، مہنگائی میں کچھ اضافہ اساسی اثر سے ہوا، کیونکہ مالی سال 21ء کے بجٹ میں حکومت کی جانب سے کووڈ سے متعلق امداد کی وجہ سے قیمتیں چلی سطح پر رہی تھیں جو اس سال مقابلہ زیادہ تھیں۔²⁷ نیز، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں اجرت کا دباؤ سال بسال بلند رہا جس کی وجہ پست اساسی اثر کے علاوہ بڑھتی ہوئی تعمیراتی سرگرمیاں ہیں اور جسے معیشت میں مہنگائی کے مجموعی دباؤ کے اثرات بھی سمجھا جاسکتا ہے، جس نے پست آمدنی والے گروپ کی حقیقی آمدنی کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے (شکل 3.17)۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں شہری کے ساتھ ساتھ دیہی غیر غذائی غیر توانائی کے خدمات اور اشیا دونوں کے اشاریوں میں تیزی آئی؛ تاہم، مؤخر الذکر کے اثرات اور کردار زیادہ واضح تھا (شکل 3.16)۔ مکان کے کرایے سے بھی مہنگائی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران، گذشتہ برس کے مقابلے میں ملبوسات اور جوتے، پلاسٹک مصنوعات، گھریلو آلات اور نصابی کتابوں کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا، جس کی وجہ درآمدی خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کے ساتھ ساتھ طلب میں اضافہ بھی تھا۔²⁵ اسی طرح، بالخصوص لوہے کی سلاخوں کی قیمتوں میں اضافے نے مجموعی تعمیراتی خام مال کے اشاریے کو بڑھا دیا جو طلب اور عالمی قیمتوں دونوں کے بڑھنے کی عکاسی کرتا ہے۔²⁶



توانائی کی قیمتیں مسلسل بڑھتی رہیں

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں موٹر ایندھن، بجلی اور ایل پی جی کی سرکاری قیمتوں میں تیزی سے اضافہ معیشت میں مہنگائی کے دباؤ کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتا رہا (شکل 3.18)۔ یہ تبدیلیاں گردش قرضے کے بندوبست کے تحت اقدامات اور ایندھن کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کی عکاسی کرتی ہیں۔

موٹر گاڑیوں کا گروپ، جس نے مالی سال 22ء کے بجٹ میں حکومت کی طرف سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں کمی کے بعد پہلی سہ ماہی کے دوران مہنگائی میں نمایاں کمی درج کی تھی، دوسری سہ ماہی کے دوران اسی نے مہنگائی میں نمایاں اضافہ درج کیا۔

²⁵ عالمی رسد رنجیر میں رکادوں کے باعث کپاس، پلاسٹک اور کاغذ کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔

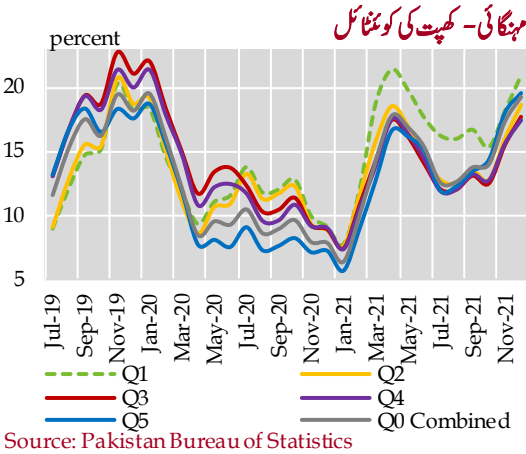
²⁶ گذشتہ برس کی نسبت م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف کے بنیادی دھاتوں کے حوالے سے اشاریے میں 15.5 فیصد اضافہ ہوا۔

²⁷ مثلاً، م س 22ء کے بجٹ میں گاڑیوں پر ٹیکس اور ڈاک کی خدمات پر چار جر بڑھا دیے گئے۔

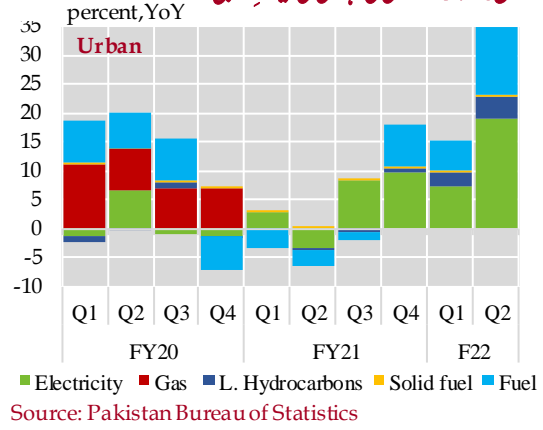
زری پالیسی اور مہنگائی

گاڑیوں کے ایندھن کے ضمن میں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل کی عالمی قیمتوں کے رجحان اور سیلز ٹیکس اور پی ڈی ایل کے ڈھانچے پر بار بار نظر ثانی نے ملکی پیٹرول اور ہائی اسپید ڈیزل کی قیمتوں میں تبدیلیوں کی سمت اور شدت کا تعین کیا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کے ایندھن کے اشاریے میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں مجموعی لحاظ سے 25 فیصد سے زائد مہنگائی ہوئی، جس نے مجموعی مہنگائی میں تقریباً 0.8 فیصدی درجے حصہ ڈالا۔

سب سے کم صرف والی باسکٹ کے صارفین سخت متاثر ہوئے
کم صرف والے گروپ (17732 روپے تک کی صرف والے) پر مہنگائی کا بڑھتا ہوا دباؤ مالی سال 22ء کی پوری پہلی ششماہی کے دوران کافی بلند رہا، دیگر صرف کے کوئٹا کٹز کے مقابلے میں اس کا اثر مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں تھا (شکل 3.20)۔ چونکہ صرف کی باسکٹ حساس اشاریہ قیمت (ایس پی آئی) پر مشتمل ہے، اس لیے خوردنی اشیاء کی قیمتوں، بجلی کے نرخوں اور ایندھن کے چارجز میں وسیع پیمانے پر اضافے نے اس گروپ کو دیگر گروپوں کے مقابلے میں شدید متاثر کیا ہے۔

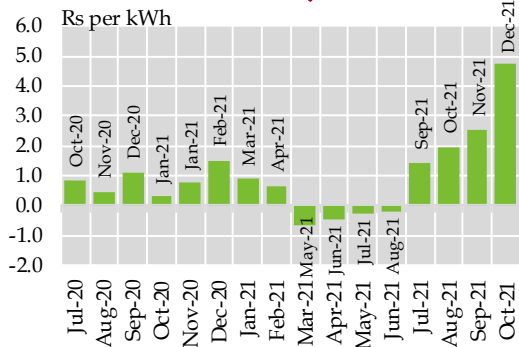


شکل 3.18: توانائی کی مہنگائی کی ہیئت ترکیبی



سب سے زیادہ براہ راست اثر بجلی کے نرخوں میں اضافے سے ہوا، کیونکہ صرف اسی نے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران عمومی مہنگائی میں 1.2 فیصدی درجے اور مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں بالخصوص 1.8 فیصدی درجے کا حصہ ڈالا۔ ایندھن کی لاگت میں روئبدل (ایف سی اے) میں نمایاں اضافے نے اس گروپ کی مہنگائی میں بیشتر اضافے میں اہم کردار ادا کیا (شکل 3.19)۔

شکل 3.19: ایندھن کے چارجز میں روئبدل



²⁸ حساس اشاریہ قیمت میں 51 اشاریے ضروریہ درج ہیں۔